بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ ‏‏ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۸۸	۲۴ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۴ اپریل ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

77

اخبار احمدیہ

-● ربوہ ۲۳ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

-● ربوہ ۲۳ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع ہے کہ گلے اور سینہ پر جو اثر تھا اس میں خفیف سا فرق ہے۔ البتہ عام طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-● ربوہ ۲۳ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بخار تو اتر گیا ہے لیکن گلے کی تکلیف بدستور ہے اور آواز بیٹھی ہوئی ہے اور کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کو بھی اب بخار تو نہیں ہے۔ لیکن کھانسی ابھی چل رہی ہے اور ضعف بھی زیادہ ہے۔ احباب آپ کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔

-● سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں ازراہِ شفقت مکرم مولوی محمد عمر صاحب (سندھی) ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ متعین ٹنڈو جام / ٹھرکا ربوز سندھ کا نکاح محترمہ امینہ بیگم صاحبہ ایم۔اے بی ٹی بنت محترم چوہدری محمد اسحٰق صاحب ساکن گجرات سے بعوض حق مہر پانچ ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوشحالی کیلئے ضروری ہے کہ انسان دنیوی مصائب اور روحانی بیماریوں دونوں سے امن میں رہے

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حسنات دارین کی دعا سکھلائی ہے

"انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب شدائد ابتلاء وغیرہ اسے پیش آتے ہیں ان سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اسے خدا سے دور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔ تو دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونوں طور پر ہر ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔ ایک ناخن ہی میں درد ہو تو زندگی بیزار ہو جاتی ہے۔ میری زبان کے نیچے ذرا درد ہے اس سے سخت تکلیف ہے۔ اسی طرح جب انسان کی زندگی خراب ہوتی ہے۔ جیسے بازاری عورتوں کا گروہ کہ ان کی زندگی کیسی ظلمت سے بھری ہوئی اور بہائم کی طرح ہے اور خدا اور آخرت کی کوئی خبر نہیں تو دنیا کا حسنہ یہی ہے کہ خدا ہر ایک پہلو سے خواہ وہ دنیا کا ہو خواہ آخرت کا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے اور وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کے حسنہ کا ثمرہ ہے۔ اگر دنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے۔ یہ غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کا حسنہ کیا مانگنا ہے، آخرت کی بھلائی ہی مانگو۔ صحت جسمانی وغیرہ ایسے امور ہیں جن سے انسان کو آرام ملتا ہے اور اس کے ذریعہ سے وہ آخرت کے لئے کچھ کر سکتا ہے اور اسی لئے ہی دنیا کو آخرت کی مزرعہ کہتے ہیں کہ درحقیقت جسے خدا دنیا میں صحت، عزت، اولاد اور عافیت دیوے اور عمدہ عمدہ اعمال صالحہ اس کے ہوں تو امید ہوتی ہے کہ آخرت بھی اس کی اچھی ہوگی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۰۲ و صفحہ ۳۰۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں (روزانہ) کم سے کم دوسو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار۔ بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے۔ ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد (مزید و زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے۔"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۶۸ء

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

(۲)

اسلام میں نماز کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ کسی حالت میں بھی نماز کا ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں ؎

آگیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز

یعنی جہاد میں بھی نماز ترک نہیں کی جا سکتی۔ البتہ موقعہ کے لحاظ سے نماز کے ارکان میں سے کچھ حصہ یا تمام ترک کیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر جہاد کے دوران کوئی مسلمان گھوڑے پر سوار ہے تو وہ بشرط عذر شرعی گھوڑے پر ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔ بیماری میں لیٹے لیٹے اشاروں سے بھی نماز ادا ہو جاتی ہے۔ ضرورت پر نماز قضا بھی پڑھی جا سکتی ہے کسر بھی کی جا سکتی ہے اور بعض نمازیں جمع بھی کی جا سکتی ہیں لیکن دن کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ بار نماز پڑھنی ہوتی ہے۔

افسوس ہے کہ آج یہ زمانہ ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں نے تو کبھی عید کی نماز بھی نہیں پڑھی۔ یعنی سال میں ایک یا دو دفعہ بھی نماز نہیں پڑھی اور وہ بھی عید کی جو سنت کی حیثیت رکھتی ہے اس سے اندازہ لگائیے کہ جو لوگ روزانہ فرض نماز ادا نہیں کرتے وہ کس شمار میں آ سکتے ہیں اور ان کے مسلمان ہونے کا کیا نشان ہے۔

نماز کی اہمیت تو اسی سے واضح ہے کہ متقیوں کی صفت ہی یہ ہے کہ

یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ

وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔

پھر نماز کی اہمیت تو اس سے واضح ہے کہ حدیث میں آتا ہے

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

یعنی نماز مومن کا معراج ہے۔

قرآن کریم میں نماز کی یہ حقیقت بیان کر دی گئی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ

یعنی نماز فحشاء سے نجات دلاتی ہے۔ اس طرح نماز مکارم اخلاق کی بنیاد ڈالتی ہے کوئی شخص تارک نماز ہو کر اخلاق فاضلہ حاصل نہیں کر سکتا مگر شرط یہ ہے کہ نماز کو نماز سمجھ کر پڑھا جائے۔ افسوس ہے کہ آج بعض نمازیوں کی وجہ سے نماز بدنام ہو گئی ہے ؎

مے کہ بدنام کند اہل خرد را غلط است
بلکہ مے میشود از صحبت ناداں بدنام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ویسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔۔"

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مومن اور منافق کی مثال

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْاُتْرُنْجَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ رِیْحُھَا مُرٌّ وَطَعْمُھَا مُرٌّ

(ترمذی کتاب الامثال)

ترجمہ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ لیموں کی مثال ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور ذائقہ بھی عمدہ ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مثال ہے کہ اس کی خوشبو نہیں ہے لیکن ذائقہ شیریں ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ریحان کی مثال ہے کہ اس کی خوشبو تو ہے لیکن مزہ تلخ ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حنظل کی مثال ہے جس کی بو تلخ ہے اور مزہ بھی تلخ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ)

"نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸)

بے ضیاء بودم مرا تنویر کرد

یافتم جاں از مسیحائے زماں ❊ مُردہ بودم داد جانِ جاوداں
قُم باذن اللہ گفت و زندہ ساخت ❊ زندہ و دانندہ و تابندہ ساخت
در رگِ من منجمد بُد خونِ من ❊ از دمِ اُو مضطرب شد خونِ من
کور بودم دیدۂ من کرد وا ❊ شد ہویدا جلوۂ ارض و سما
بے زباں بودم مرا آواز داد ❊ نغمہ ہائے زندگی را ساز داد
خاک بودم خاک را اکسیر کرد
بے ضیا بودم مرا تنویر کرد

تنویر

78

اسلام کے استحکام اور دین کی اشاعت کیلئے عظیم مالی تحریک

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سال دوم کی مختصر کارگزاری

(محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

(۲)

بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کے وعدہ جات اور وصولی کا جائزہ

بیرونِ پاکستان جماعتوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات، پیغامات اور خطبات جو فاؤنڈیشن سے متعلق ہیں، انچارج مبلّغین کی خدمت میں بھجوائے جاتے رہے اور وقفہ وقفہ سے وعدوں میں اضافہ حاصل کرنے اور وصولی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ بیرونِ پاکستان کی جماعتوں میں سے امریکہ نے اپنے حالات کے لحاظ سے قابلِ تعریف جدوجہد کی ہے وعدہ بھی اچھا کیا ہے اور وصولی بھی حالات کے لحاظ سے مناسب ہے۔ مشرقی افریقہ کی وصولی بھی کچھ بہتر ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا کا وعدہ بھی خدا کے فضل سے باوجود وہاں کی خصوصی مشکلات کے بہت اچھا ہے اور وصولی بھی معقول ہے۔

گزشتہ سال کی مشاورت تک بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کے وعدوں کی کُل میزان ۷۲۸۶۸۸ روپے تھی۔ اب ۱۵ر مارچ تک وعدوں کی مجموعی میزان ۸۹۰۰۰۷ روپے ہو گئی ہے اس میں زیادہ تر اضافہ انگلستان کے احمدیوں کی طرف سے ہوا ہے۔ سال زیرِ رپورٹ میں محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے وہاں کچھ عرصہ قیام کیا اور باوجود بیماری، ضعیفی، اور کمزوری کے انہوں نے بڑی ہمت سے فاؤنڈیشن کے لئے وعدوں کے حصول کی کوشش فرمائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے انگلستان سے روانگی سے پہلے جماعت کو فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور خاکسار نے جو گزشتہ اگست میں انگلستان میں موجود تھے، انگلستان کے مشن کے امام صاحب وہاں کے سیکرٹری فاؤنڈیشن اور دیگر احباب سے تفصیلی گفتگو اور باہمی مشورہ کے بعد فاؤنڈیشن کے وعدوں اور وصولی کے لئے خاص جدوجہد اور کوشش کرنے کے لئے ضروری اقدامات اختیار کرنے کے لئے امام صاحب لنڈن مسجد سے درخواست کی۔ چنانچہ اس وقت کی توجہ اور کوشش سے کم و بیش ایک لاکھ روپے کے وعدوں کا اضافہ ہوا لیکن تحقیق اور حالات کے جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں کئی ہزار احمدی احباب و خواتین مقیم ہیں جن میں سے اس وقت تک صرف ۳۵۳ افراد نے وعدہ کیا ہے۔ امریکہ کے احباب نسبتاً زیادہ مالدار بھی نہیں اور نہ ہی ان میں کوئی لکھ پتی ہے مگر ان کے حالات کے لحاظ سے وعدہ بھی اچھا ہے اور وصولی بھی معقول ہے انہوں نے مقررہ حد تک وعدے پہنچانے میں حضور کے منشاء کے پیشِ نظر بہت سرگرمی دکھائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ خواہش ہے کہ بیرونی ممالک کے احمدیوں کو اس فنڈ میں پندرہ لاکھ روپیہ کی رقم ادا کرنی چاہیئے۔ تمام ملکوں کے وعدوں اور وصولی کو دیکھ کر خاکسار کا یہی احساس ہے کہ یہ اندازہ جو حضور نے مقرر فرمایا ہے بہت بڑا اندازہ نہیں۔ بیرونی پاکستان کی جماعتیں بالعموم اور انگلستان کی جماعت جو خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی ہزار افراد پر مشتمل ہے ہمت کریں تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس مبارک خواہش کو پورا کر کے ثوابِ دارین حاصل کر سکتی ہیں۔ اس وقت تک بیرونِ پاکستان کی تمام جماعتوں کے صرف ۳۷۹۰ افراد نے حصہ لیا ہے اور اس میں سے بھی پندرہ سو سے زائد ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد ہے حالانکہ انگلستان اور افریقہ کے بعض ممالک میں جماعت کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔

ممکن ہے ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن ابھی پوری طرح بیرونی جماعتوں کو توجہ نہ دلا سکا ہو لیکن بہرحال بیرونی ممالک کی جماعتوں کی اپنی ذمّہ داری بھی کچھ کم نہیں تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد کئی طریق سے ان تک پہنچ چکا تھا۔ بیرونِ پاکستان کی احمدی جماعتوں کی طرف سے جو وعدہ اور وصولی ہوئی ہے اس کی یکجائی طور پر پوزیشن یہ ہے۔ (یہ تفصیل بوجہ عدم گنجائش یہاں درج نہیں کی جا رہی)

مقاصد فاؤنڈیشن کے متعلق کارروائی

فاؤنڈیشن کے قیام کی اصل غرض حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کے مرغوب و محبوب مقاصد کی تکمیل و توسیع کے لئے کوشش کرنا ہے اور چونکہ فاؤنڈیشن کے اصل سرمایہ کو خرچ نہیں کرنا بلکہ اس کی آمد کو مقاصد پر خرچ کرنا ہے اس لئے ادارہ نے اگرچہ وعدوں کی ساری رقوم ابھی تک اکٹھی نہیں ہوئیں اور انوسٹمنٹ پر بھی کوئی بڑا عرصہ نہیں گزرا۔ پھر بھی ضروری سمجھا ہے کہ مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کا کام بھی شروع کیا جائے۔ اس غرض کے لئے منافع کی موجودہ آمد اور آئندہ دو تین سال کے منافع کی آمد کو مدنظر رکھتے ہوئے جو پروگرام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے استصواب کے بعد مرتب کیا ہے اس کی اطلاع گزشتہ شوریٰ میں پیش کی جا چکی ہے۔ دورانِ سال جو ضروری کارروائی اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں انجام دی گئی اس کی کسی قدر تفصیل آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

(۱)

اوّل فاؤنڈیشن نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے جملہ خطبات اور غیر مطبوعہ تقاریر و ملفوظات کی مکمل طور پر تدوین کا انتظام کیا جائے اور سلسلہ وار ایک خاص طرز پر انہیں شائع کیا جائے۔ چنانچہ فاؤنڈیشن کے فیصلہ کے ماتحت دورانِ سال مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے ایڈیٹر ریویو انگریزی کی نگرانی میں یہ کام شروع ہو چکا ہے۔ سب سے پہلے حضرت فضلِ عمرؓ کے خطباتِ عیدین شائع کئے جائیں گے۔ اس کے بعد خطباتِ نکاح اور پھر خطباتِ جمعہ اور دیگر تقاریر و ملفوظات۔ خطبات و ملفوظات کی جلدیں کم از کم پانچ پانچ سَو صفحات کی ہوں گی۔ سفید کاغذ پر طباعت ہوگی اور سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ ہو گا۔ مسوّدات کی تیاری کے لئے الفضل کے مکمل فائل خرید لئے گئے ہیں۔ خطباتِ عیدین کا مسودہ قریباً تیار ہو چکا ہے۔ طباعت کے سلسلہ میں فاؤنڈیشن کی طرف سے سید داؤد احمد صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب نے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ سے ضروری بات چیت کی ہے۔ ادارہ "شرکت" اس بات پر تیار ہے کہ اگر فاؤنڈیشن سرمایہ خرچ کرے تو وہ پچاس پیسے کمیشن پر کتاب کی فروختگی کا ذمّہ دار ہو گا۔ کتاب کی قیمت فاؤنڈیشن مقرر کرے گی۔

(۲)

دوم۔ دورانِ سال فاؤنڈیشن نے دوسرا کام جو شروع کیا ہے وہ حضرت فضلِ عمرؓ کے سوانح حیات مرتب کرنے کا ہے۔ ادارہ تحریکِ جدید نے فاؤنڈیشن کی درخواست پر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کو جون ۱۹۶۷ء میں ایک سال کے لئے فاؤنڈیشن کی طرف منتقل فرمایا۔ مکرم ملک صاحب کو بطور مؤلّف مقرر کیا گیا اور ان کے ساتھ ایک ایڈیٹوریل بورڈ مقرر کیا گیا۔ . . .

. . . .

ایڈیٹوریل بورڈ کے تین اجلاس محترمہ حضرت اُمّ متین صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوئے۔ سوانح حیات کی ترتیب و تالیف کے سلسلہ میں ضروری مشورے ہوئے اور تالیف کے سلسلہ میں بنیادی امور کے متعلق فیصلے ہوئے۔ مکرم ملک صاحب نے ساری کتاب کا ایک اجمالی خاکہ جو ابواب، فصول اور چھوٹے بڑے عنوانات کی فہرست پر مشتمل ہے، تیار کیا۔ خاکہ فل سکیپ کاغذ کے چودہ صفحات پر مشتمل تھا۔ ان کی نقول ایڈیٹوریل

بورڈ کے ممبران کی خدمت میں بھجوائی گئیں اور بعد کے اجلاسوں میں اس خاکہ کو اصولی طور پر منظور بلکہ پسند کیا گیا اور ملک صاحب موصوف کی مرتبہ فہرست عناوین کی آخری تعیین کی گئی۔ تالیف کے سلسلہ میں قابلِ مطالعہ لٹریچر بھی تجویز کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ کام کرنے والے جن احباب (احمدی اور غیر از جماعت) سے معلومات حاصل ہو سکتی تھیں ان کی تعیین کی گئی۔ ان میں سے اکثر کو سوالنامہ تیار کر کے بھیج دیا گیا۔ بعض کے جوابات موصول ہوئے۔ اور بعض سے انٹرویو لیا گیا۔ کتاب کا دیباچہ تیار کیا گیا اور ایڈیٹوریل بورڈ نے اپنے ایک اجلاس میں اس پر غور کیا۔ ایڈیٹوریل بورڈ کی تجویز کے مطابق نئے حوالوں اور ترامیم کے ساتھ دیباچہ کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی۔ دیباچہ کے بعد یہ مسودہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تعلیمی کوائف تک تیار ہو چکا ہے۔ معلومات کو جمع کرنے اور ان کی روشنی میں مضمون تیار کرنے اور مسودہ مرتب کرنے کا کام جس انداز سے ہو رہا ہے ملک صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگست ۱۹۶۸ء تک بمشکل نصف کتاب کی تدوین ہو سکے گی۔ ابتدائی خاکہ اور ابواب و فصول اور عنوانات کی فہرست کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی ملاحظہ فرمایا۔

(۳)

سوم۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ خواہش تھی اور بار بار آپ نے اس طرف توجہ بھی دلائی تھی کہ عمدہ کتب اور تحقیقی مضامین پر مشتمل رسائل لکھے اور شائع کئے جائیں۔ اس غرض کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن نے ۱۹۶۷ء کے لئے جس کی میعاد مارچ ۱۹۶۸ء تک رکھی گئی تھی ایک اعلامیہ ضروری شرائط پر مشتمل شائع کیا اور احبابِ جماعت سے حضرت فضل عمرؓ کی سکیم بیان فرمودہ ۱۹۴۹ء کے مطابق اپیل کی اور ترغیب کے لئے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے۔

دورانِ سال "الفضل" میں دو مرتبہ اس اعلامیہ کو شائع کیا گیا اور دس نوٹ مختلف رنگوں میں اس بارہ میں بغرض یاددہانی "الفضل" میں شائع کروائے گئے" تا زیادہ سے زیادہ احباب میں اس کام کے لئے تحریک ہو۔ اس کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج، جامعہ احمدیہ، سلسلہ کے مربی اور مبلّغین کرام اور جماعت کے اہلِ قلم احباب کو پاکستان اور بیرونِ پاکستان میں اعلامیہ بھجواتے ہوئے ڈیڑھ صد خطوط لکھے گئے اور اس سکیم کے مطابق کتب و رسائل لکھنے کی تحریک کی گئی۔ بہت سے دوستوں نے اس میں دلچسپی لی۔ چنانچہ ۵۲ دوستوں کی طرف سے مضامین و رسائل اور کتب مقررہ معیار پر لکھنے کی اطلاع ملی۔ اگرچہ سب کے سب دوستوں کی طرف سے مقررہ وقت تک تو مضامین موصول نہیں ہوئے لیکن یہ اطلاع دیتے ہوئے مجھے خوشی ہے کہ بفضلِ خدا ایک معقول حصّہ نے مقررہ میعاد کے اندر اندر محنت سے تیار شدہ علمی مضامین اور مقالے تصنیف کر کے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں پہنچا دیئے ہیں۔ یہ تمام مقالے جلد کروا کر محفوظ کر لئے گئے ہیں۔

اعلامیہ ۱۹۶۷ء کی شرائط اور قواعد کے مطابق محترم صدر صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن نے پچیس ۲۵ آدمیوں کا بطور منصف تقرر منظور فرمایا ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ ہر مقالہ کو تین تین منصفوں میں سرکولیٹ کیا جائے۔ منصفوں کی طرف سے رائے موصول ہونے پر جلد سے جلد اعلامیہ ۱۹۶۷ء کے مطابق پانچ ہزار روپیہ کے انعامات دئے جانے کا فیصلہ کیا جائے گا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے درخواست کی جائے گی کہ کسی مناسب موقع پر حضور اپنے دستِ مبارک سے مستحقین کو فاؤنڈیشن کی طرف سے شکریہ کے ساتھ مقررہ انعامی رقم عنایت فرمائیں۔

علمی کتب و تصانیف کا سلسلہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جماعت کے اہلِ قلم احباب میں زیادہ سے زیادہ تحقیقی انداز میں لکھنے کا ملکہ پیدا ہو اور حضرت فضل عمرؓ کی اس خواہش کی عمدہ رنگ میں تکمیل ہو۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے جنوری ۱۹۶۸ء میں ۱۹۶۸ء کا اعلامیہ شائع کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں جماعت کے اہلِ قلم طبقہ کو بذریعہ خطوط بھی توجہ دلائی ہے۔ اس وقت تک سلسلہ کے مربیانِ کرام، تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کے پروفیسران کو یہ ۱۹۶۸ء کا اعلامیہ بھجوایا جا چکا ہے۔ بعض احباب کی طرف سے ۱۹۶۸ء کے لئے مضمون لکھنے کی اطلاع بھی موصول ہو چکی ہے۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ضروری اعلان برائے انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۰ ؍اپریل ۱۹۷۱ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کو بطور یاددہانی بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ عہدیداران کے انتخابات از یکم مئی تا ۳۰ ؍اپریل ۱۹۷۱ء جلد از جلد حسب قواعد کروا کر ارسال فرماویں۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک انتخابی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ بعض جماعتیں انتخابات کی رپورٹیں نامکمل بھجواتی ہیں جنہیں مکمل کروانے کے لئے مالی نقصان کے ساتھ ساتھ سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے لہٰذا جملہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی انتخابات حسبِ قواعد کروانے کے لئے پوری توجہ فرماویں۔ جن جن جماعتوں کے پاس قواعد و ضوابط کی کتاب نہیں ہے وہ بذریعہ وی۔پی۔ نظارت ہذا سے منگوا لیں۔

انتخابات کرواتے وقت اور رپورٹیں ارسال کرتے وقت مندرجہ ذیل ہدایات کو ضرور مدِّنظر رکھا جائے۔ احبابِ جماعت کی بروقت توجہ بہت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ انتخابی رپورٹیں حسبِ قواعد اور مندرجہ ذیل ہدایات کے مطابق بھجوائیں گے۔

(۱) انتخابی رپورٹ میں منتخب شدہ عہدیداران کے مکمل پتہ جات ضرور درج فرماویں اور تمام انتخابی رپورٹیں نظارت علیا میں بھجوائیں۔

(۲) منتخب شدہ عہدیداران میں جو جو دوست موصی ہوں ان کے وصیت نمبر ضرور درج کئے جائیں۔

(۳) جو منتخب شدہ عہدیداران غیر موصی ہوں ان کے متعلق انتخابی رپورٹ پر مقامی سیکرٹری مال کی طرف سے یہ تصدیقی رپورٹ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

(۴) فہرست انتخاب کو مرکز میں بھجواتے ہوئے اس بات کو وضاحت سے بیان کرنا چاہیئے کہ مطابق قواعد ووٹ دینے کے قابل اس انجمن کے کتنے افراد ہیں اور ان میں سے بوقت انتخابی اجلاس کتنے حاضر تھے۔ قورم کے لئے قواعد کے مطابق جن ممبران کو انتخاب کے اجلاس میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے ان کو نکال کر باقی ممبران کا ⅓ حصّہ ہو گا۔

(۵) فہرست انتخاب پر صدر جلسہ کے علاوہ دو ایسے دوستوں کے دستخط ہونے بھی لازمی ہوں گے جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں مگر انتخاب کی کارروائی میں موجود رہے ہوں۔

(۶) جن جن جماعتوں میں مجالس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں وہاں پر صدر موصیان کا انتخاب حسبِ قواعد کروایا جائے۔ اور یہ امر ملحوظ رکھیں کہ صدر موصیان کی انتخابی رپورٹ دوسرے عہدیداران کے ساتھ نہ بھجوائی جایا کرے بلکہ براہِ راست مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوائی جائے۔

(۷) مندرجہ ذیل عہدیداران کے انتخابات نظارت ہذا میں نہ بھجوائیں کیونکہ ان کا تعلق نظارت ہذا سے نہیں ہے۔ ان عہدیداران کی منظوریاں متعلقہ دفاتر سے حاصل کی جائیں:۔

(۱) قاضی (۲) عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ و انصاراللہ (۳) سیکرٹریان تحریکِ جدید و وقفِ جدید و فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔

صدر موصیان کا انتخاب صرف موصی احباب کر سکتے ہیں جس کے متعلق قواعد اخبار الفضل مورخہ ۱۰/۲/۶۸ اور ۱۸/۲/۶۸ میں شائع ہوئے ہیں ان کو ملحوظ رکھیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ لاہور میں میری چچی جان بیگم شیخ مسعود احمد رشید گلگتی بوجہ پیٹ میں درد اور بخار کے شدید تکلیف میں ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

ناصرہ حمیدہ احمد رشید

۱۴-بی۔ محمد علی سوسائٹی — کراچی

ھدایت کے سرچشمے

مکرم منصور احمد صاحب بشیر جامعہ احمدیہ

(۲)

دوسرا سرچشمۂ ہدایت
سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی روشنی میں جو طریقہ کار اپنے عملی نمونہ سے مسلمانوں کو بتایا یعنی اس پر خود عمل کیا اور اپنے صحابہ کو بھی اس پر گامزن کیا۔ وہ سنت کہلاتا ہے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بہتر قرآن مجید کو سمجھ سکتے تھے اور آپ کا ہر قول و فعل خدائی رہنمائی کی روشنی میں ہوتا تھا اسلئے قرآنی احکام پر جس طرح آپ نے عمل کیا وہ طریقہ ہی ہمارے لئے حجت ہے۔ اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس طریقہ سے اسلام اپنے ابتدائی دور میں دنیا میں پھیلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا تھا عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ یعنی مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے طریقہ پر عمل کریں۔ آپ نے مسلمانوں کو یہ تنبیہہ بھی کر دی تھی کہ وہ اسی وقت گمراہ ہوں گے جب وہ آپ کی سنت کو چھوڑ دیں گے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ جزئیات میں بھی آپ کے طریقہ سے سرمو انحراف نہ کرتے یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا

"اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ"

یعنی میرے صحابہ آسمانِ ہدایت کے ستارے ہیں ان میں سے ہر ایک کی پیروی تمہیں ہدایت سے سرفراز کر دے گی۔

ہدایت کا تیسرا سرچشمہ
احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث ان اقوال یا افعال کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے یا آپ نے کئے۔ ان افعال کے گواہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہوں نے ان احادیث میں سے کثیر حصہ حضور کی زندگی میں لکھکر محفوظ کر لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈیڑھ دو سو سال بعد محدثین نے روایات کی صورت میں جو سینہ بسینہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی تھیں کتب احادیث مرتب کیں۔ ان کتب احادیث کو ترتیب دینے کے لئے محدثین نے خاص احتیاط سے کام لیا۔ انہوں نے موضوع اور جھوٹی احادیث سے بچنے کے لئے بہت سخت اصول بنائے اور جو احادیث ان اصولوں پر پوری اتریں ان کو لیا اس طرح اگرچہ بعض صحیح احادیث ان کتب میں آنے سے رہ گئیں تاہم موضوع احادیث ان میں جگہ نہ پا سکیں۔ اس کام کو انہوں نے ایک مقدس فریضہ سمجھ کر سرانجام دیا کئی علوم اس مقصد کے لئے ایجاد کئے اور صدہا میل کے سفر ایک ایک حدیث کے لئے کئے۔ اس تمام کام کو ایسے منظم طور پر کیا گیا کہ آج بھی کوئی معقول شخص ان احادیث کی مستند کتابوں پر شک نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتِ متواترہ کے ذریعے جو تفصیلات شریعت کی معلوم ہوتی ہیں ان کی تائید احادیث سے ہوتی ہے محدثین نے جو احادیث اکٹھی کیں ان سے اکثر و بیشتر وہی احادیث تھیں کہ جن کے مطابق پہلے سے مسلمانوں میں عمل ہو رہا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی صحت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تصنیف لطیف شہادۃ القرآن میں فرماتے ہیں

"اور خود یہ بات قلتِ تدبر کا نتیجہ ہے کہ ایسا خیال کر لیا جائے کہ احادیث کا ماحصل اسقدر ہے کہ محض ایک یا دو آدمی کے بیان کو معتبر سمجھ کر اس کی روایت کو قولِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیال کر لیا جائے بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ احادیث کا سلسلہ تعامل کے سلسلہ کی ایک فرع اور اطراد بعد الوقوع کے طور پر ہے۔"

اس کے علاوہ وہ ارشادات نبویہ جن کا تعلق معاشرے کی بجائے افراد سے تھا وہ بھی احادیث کے ذریعے ہی ہمیں معلوم ہو گئیں۔ بہت سی پیشگوئیاں احادیث میں قرآنی پیشگوئیوں کی تشریح و توضیح کے طور پر بیان ہوئی ہیں تاہم بہت سی پیشگوئیاں ایسی بھی ہیں جو احادیث ہی میں ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق احادیث میں نہایت قیمتی معلومات پائی جاتی ہیں اور اتباع نبوی کے متعلق قرآنی حکم پر عمل دراصل ان احادیث کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

قرآن۔ سنت اور احادیث کا باہمی مقابلہ

قرآن مجید خدا تعالیٰ کا وہ آخری قطعی اور مکمل کلام ہے جس کے متعلق وہ خود دعویٰ کرتا ہے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ
(بنی اسرائیل ع)

یعنی یہ قرآن یقیناً وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور جس کی حفاظت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"ہم نے اس کلام کو اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کے ذمہ دار ہیں"

اس کے مقابلہ پر سنت اور احادیث قرآن مجید کی تشریح اور توضیح کے طور پر معرضِ وجود میں آئیں۔ پس قرآن مجید کو جو درجہ حاصل ہے وہ نہ ہی سنت اور نہ ہی احادیث کو حاصل ہے اسی طرح اگر سنت اور احادیث کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جو مرتبہ یقینی سنت کو حاصل ہے وہ احادیث کو نہیں۔ سنت کا وجود شروع زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا جاتا ہے لیکن احادیث ڈیڑھ سو سال بعد لکھی گئیں۔ قرآن۔ سنت اور حدیث کا یہ مقام اس حقیقت سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قرآن و سنت کی پیروی کی تاکید فرمائی ہے وہاں احادیث کو یہ مقام نہیں دیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"میں تمہارے اندر کتاب اللہ اور اپنی سنت دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک ان پر گامزن رہو گے۔ کبھی ناکام نہیں ہو گے" (موطا)

اور قرآن و سنت میں سے بھی جو تاکید قرآن کے متعلق پائی جاتی ہے۔ وہ سنت کے لئے نہیں۔

79

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد ناصر دین خاں صاحب کو مورخہ ۱۰ اپریل کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
(فہیم احمد ولد ناصر دین خاں ۱۲/۳ احمد نگر لاہور)

۲۔ میرے دادا جان منشی محمد دین صاحب چند دنوں سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انور حق امرتسری گنج مغلپورہ)

۳۔ میرے خاوند ملک محمود احمد صاحب ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہیں اور پی اے ایف ہسپتال میں داخل ہیں ان کی مکمل صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے (صدیقہ محمود گنج مغلپورہ لاہور)

۴۔ میرے منہ پر کوئی چیز نکل رہی ہے جس کا اپریشن کروانے کا خطرہ ہے۔ میں منہ پر داغ پڑنے کیوجہ سے سخت پریشان ہوں لہٰذا بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں نہایت انکساری کے ساتھ درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بغیر اپریشن کروانے کے اس پریشانی سے مخلصی عطا فرمائے۔ آمین
(گلشن شمیم ملتان)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

(زرعی ترقیاتی کارپوریشن)
(تھل پراجیکٹ)

درخواستیں مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں جو کہ زیر دستخطی کو ۳۰ اپریل ۱۹۶۸ء کو یا اس سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

نام اسامی	قابلیت	تنخواہ کا گریڈ
۱۔ ڈپٹی میڈیکل افیسر	ایم۔ بی بی۔ ایس	۳۵۰-۲۵-۵۲۵-۲۰/۲۰-۹۲۵ معہ نان پریکٹسنگ الاونس ۱۰۰/- روپے و رہائش مفت ٹیکنیکل تنخواہ ۲۵ روپے

المشتہر
چیئرمین تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی بھکر ضلع میانوالی) ۶۸/۱۰(۱۲۸) ۱۸۴

وقفِ عارضی کے واقفین کی فہرست

وقفِ عارضی کے واقفین جو مقررہ جماعت میں اپنا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور ان کی رپورٹ دفتر میں پہنچ جاتی ہے۔ ان کے اسماء تحریک دعا کے طور پر شائع کئے جاتے ہیں نیز دوسرے احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس مبارک تحریک میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک وقف کیا جا سکتا ہے۔ واقف اپنے خرچ اور کرایہ پر مقررہ جماعت میں جاتا ہے اور تعلیم قرآن مجید اور تربیت کا فرض ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سال ۱۹۶۸ء کے لئے سات ہزار واقفین کا مطالبہ فرمایا ہے آپ بھی امام وقت ایدہ اللہ بنصرہ کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ پاکستان ربوہ)

۲۲۵۳ مکرم چوہدری محمد دین صاحب چک نمبر ۵۸/۳ ٹکڑہ ضلع لائل پور
۲۲۵۴ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ماموں کانجن ضلع لائل پور
۲۲۵۵ مکرم ملک بشارت ربانی صاحب گجرات
۲۲۵۶ مکرم ملک خالد ربانی صاحب گجرات
۲۲۵۷ مکرم غلام نبی صاحب چک نمبر ۲۳۶ ج ب ضلع لائل پور
۲۲۵۸ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک نمبر ۹۶ گ ب ضلع لائل پور
۲۲۵۹ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب کوئٹہ
۲۲۶۰ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب چک نمبر ۱۹۵ ضلع لائل پور
۲۲۶۱ مکرم چوہدری جلال دین صاحب چک نمبر ۵۸/۳ ضلع لائل پور
۲۲۶۲ مکرم علی محمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ
۲۲۶۳ مکرم مستری اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۲۲۶۴ مکرم سید احمد صاحب چک نمبر ۱۶۷ ضلع رحیم یار خان
۲۲۶۵ مکرم سلطان محمد صاحب عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ
۲۲۶۶ مکرم محمد عبداللہ صاحب چک نمبر ۱۶۸ شمالی ضلع سرگودھا
۲۲۶۷ مکرم قریشی محمد انور صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ
۲۲۶۸ مکرم صفی اللہ خاں صاحب " "
۲۲۶۹ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ
۲۲۷۰ مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد کھاریاں
۲۲۷۱ مکرم سید تبسم حسین صاحب اسلامیہ پارک لاہور
۲۲۷۲ مکرم احمد دین صاحب احمدی جھنگ صدر
۲۲۷۳ مکرم مبشر احمد صاحب چیمہ گوٹھ غلام محمد ضلع خیرپور
۲۲۷۴ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ
۲۲۷۵ مکرم حافظ عبدالکریم صاحب خوشاب ضلع سرگودھا
۲۲۷۶ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب چک نمبر ۲/T.D.A ضلع سرگودھا
۲۲۷۷ مکرم میاں محمد احمد صاحب چک نمبر ۱۶۶/مراد ضلع بہاولپور
۲۲۷۸ مکرم خان محمد صاحب ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا
۲۲۷۹ مکرم مختار احمد صاحب چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا
۲۲۸۰ مکرم چوہدری محمد عباس صاحب چک نمبر ۲۹۲/R.B دام پورہ ضلع شیخوپورہ
۲۲۸۱ مکرم چوہدری امیر احمد صاحب کوٹ دیالداس ضلع شیخوپورہ
۲۲۸۲ مکرم چوہدری کرم داد صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۲۲۸۳ مکرم چوہدری محمد دین صاحب چک ۵۶۸/R.B مرڑ ضلع شیخوپورہ
۲۲۸۴ مکرم چوہدری فضل قادر صاحب چک ۳۶۳ ج ب ضلع لائل پور
۲۲۸۵ مکرم رائے محمد عبداللہ صاحب ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا
۲۲۸۶ مکرم محمد بشیر صاحب چغتائی گوجرانوالہ
۲۲۸۷ مکرم محمد عبداللہ صاحب احمدی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
۲۲۸۸ مکرم دین محمد صاحب چک نمبر ۲۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ
۲۲۸۹ مکرم چوہدری فیروز علی صاحب چک ۹۳/E.B ضلع ملتان
۲۲۹۰ مکرم چوہدری محمد دین صاحب چک نمبر ۳۲۹/E.B ضلع ملتان
۲۲۹۱ مکرم محمد یعقوب صاحب گوکھووال ضلع لائل پور
۲۲۹۲ مکرم زبیر احمد صاحب ہاشمی عارف والا ضلع ساہیوال
۲۲۹۳ مکرم نسیم احمد صاحب ربوہ
۲۲۹۴ مکرم عبدالکریم صاحب پہلوان ربوہ
۲۲۹۵ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۲۷۶ ضلع لائل پور
۲۲۹۶ مکرم بشیر احمد صاحب بلوچ کریم نگر ضلع تھرپارکر
۲۲۹۷ مکرم چوہدری محمد دین صاحب فتح کلاس ضلع شیخوپورہ
۲۲۹۸ مکرم شکر دین صاحب چک نمبر ۱۶۹ گرمولہ ضلع شیخوپورہ
۲۲۹۹ مکرم جلال دین صاحب چک نمبر ۲۲/۶۵ ضلع شیخوپورہ
۲۳۰۰ مکرم نذیر احمد صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

(باقی)

اعلان دار القضا

۱۔ مکرم محمد سائیں صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ پلاٹ ۱۳ بلاک ۱۲ رقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالیمن ربوہ کے مقاطعہ گیروں میں مرحوم محمد صاحب کا نام غلطی سے درج ہو گیا ہے۔ یہ اراضی دراصل مرحوم کے دونوں بھائیوں اللہ رکھا صاحب اور محمد رمضان صاحب کی ہے اسلئے اس اراضی کا انتقال محمد رمضان صاحب اور اللہ رکھا صاحب کے نام بحصہ مساوی درج کیا جائے اور مکرم اللہ رکھا صاحب بھی فوت ہو چکے ہیں۔ اسلئے ان کا حصہ ان کی بیوہ مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ اور مکرم مقصود احمد صاحب پسر اور مسماۃ حفیظہ بیگم صاحبہ و مسماۃ منظور بی بی صاحبہ دختران اللہ رکھا صاحب مرحوم کے نام منتقل کیا جائے۔

درخواست دہندگان کے نام یہ ہیں۔ (۱) برکت بی بی صاحبہ بیوہ محمد سائیں صاحب مرحوم (۲) منظور احمد صاحب پسر (۳) بشریٰ بیگم صاحبہ (۴) خالدہ صاحبہ (۵) عابدہ صاحبہ دختران محمد سائیں صاحب مرحوم۔

اس درخواست پر مقامی مجلس عاملہ مکرم بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ مکرم محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال مکرم محمد داؤد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور مکرم عبدالرحمٰن خاں صاحب سیکرٹری زراعت ساکنان موضع بہے ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ کی تصدیق درج ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

۲۔ محترمہ بیگم جی صاحبہ بیوہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری مرحوم ساکن مکان ۱۲/۱۶ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم کے نام ایک قطعہ اراضی ۱۲/۱۶ رقبہ دس مرلہ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں الاٹ ہے جس پر ایک مکان تعمیر شدہ ہے یہ مکان میرے حقیقی بھانجے عزیز مولوی محمد احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے خرچ سے تعمیر کیا ہے شوہر مرحوم مورخہ ۲ کو وفات پا چکے ہیں۔ اور میرے سوا ان کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے اسلئے درخواست ہے کہ یہ قطعہ عزیزم مولوی محمد احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

گمشدگی رسید بک فضل عمر فاؤنڈیشن

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ مانانوالہ چک ۲۰۳/ر ب نے اطلاع دی ہے کہ ان کے ہاں فضل عمر فاؤنڈیشن کی جو رسید بک تھی ضائع ہو گئی ہے۔ یہ رسید بک ۰۵-A/۱۲ تھی جس کی رسیدات ۱ سے ۱۰۰ تک تھیں۔

دوست مطلع رہیں اور اس رسید بک پر چندہ فاؤنڈیشن ادا نہ کریں۔ اگر کہیں اس رسید بک کا پتہ ملے تو دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کو فوری طور پر مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب کو دورہ روس کی دعوت

اسلام آباد ۲۳ اپریل۔ روسی وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن نے صدر ایوب اور مشرقی اور مغربی پاکستان کے گورنروں کو روس کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ مسٹر کوسیگن کے دورہ کے اختتام پر جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ دعوت قبول کر لی گئی ہے۔

صدر ایوب ہمارے عظیم دوست ہیں۔ کوسیگن

کراچی ۲۲ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیگن نے پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دینے پر صدر ایوب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کراچی سے ماسکو روانہ ہوتے وقت مسٹر الیکسی کوسیگن نے صوبائی گورنر مسٹر محمد موسیٰ سے کہا کہ وہ ان کے جذبات صدر ایوب تک پہنچا دیں۔ گزشتہ رات وزیر خارجہ مسٹر پیرزادہ کی ضیافت میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ صدر ایوب ہمارے عظیم دوست ہیں۔

مسٹر کوسیگن کی روانگی کے وقت گورنر موسیٰ اور وزیر خارجہ مسٹر پیرزادہ نے انہیں صدر ایوب کی طرف سے پاکستانی قالین کا تحفہ پیش کیا اس کے علاوہ روسی وفد کے ارکان کو نقرئی سلیٹ اور سگار بکسوں کے تحفے بھی دیئے گئے۔

صوبہ میں ہیضہ کی روک تھام کے لئے اقدامات

کراچی ۲۲ اپریل۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسیٰ نے بتایا کہ صوبہ بھر میں ہیضہ کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ کراچی سے لاہور روانہ ہونے سے قبل انہوں نے بتایا کہ صوبہ میں چند مقامات پر ہیضہ کے واقعات رونما ہوئے۔ ان جگہوں پر صورت حال پوری طرح قابو میں ہے۔ مختلف مقامات پر چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ جہاں لوگوں کے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں ان شہروں میں ٹیکے لگانے کی مہم جاری ہے۔

گورنر نے انکشاف کیا کہ جلد ہی پچاس ہزار ٹن چینی مغربی پاکستان پہنچ جائے گی۔ اس میں تیس ہزار ٹن چینی روس سے آ رہی ہے اور باقی مشرقی پاکستان سے منگوائی جائے گی گورنر نے امید ظاہر کی کہ یہ چینی آ جانے سے مغربی پاکستان میں چینی کی قلت دور ہو جائے گی۔ اور بازار میں چینی کی قیمتیں گر جائیں گے۔

منگلور میں پولیس کی دوبارہ فائرنگ

نئی دہلی - ۲۲ اپریل۔ صوبہ میسور کے شہر منگلور میں بدستور ہنگامے جاری ہیں۔ کل رات دو افراد ہلاک اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ شہر میں ۱۲ گھنٹہ کا کرفیو لگا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود لوٹ مار آتش زنی اور قاتلانہ حملے جاری ہیں۔ پولیس نے کل دوبارہ فائرنگ کی جس سے ایک شخص ہلاک ہوا۔ دوسرا شخص چھرا لگنے سے مرا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ فساد فرقہ وارانہ ہے یا ہندی کے خلاف احتجاج کے طور پر ہنگامے ہو رہے ہیں۔ سرکاری طور پر اس بارے میں اب تک کسی قسم کی وضاحت نہیں کی گئی۔ ادھر الہ آباد میں گزشتہ ۲۴ گھنٹے میں مزید آٹھ افراد کو چھرے گھونپے گئے اس طرح شہید کئے جانے والے مسلمانوں کی تعداد چالیس کے لگ بھگ ہو گئی ہے۔

بھارت بدنام ہو رہا ہے

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چوّن نے تشدد کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اسے جس قدر جلد ممکن ہو ختم ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں جو فسادات ہو رہے ہیں ان سے بھارت بدنام ہو رہا ہے۔

مرکزی ایجوکیشن سروس کے قیام پر غور کیا جائیگا

راولپنڈی۔ ۲۲ اپریل۔ مرکزی ایجوکیشن سروس قائم کرنے کا سوال ۲۷ اپریل کو ڈھاکہ میں منعقد ہونے والے اعلیٰ سطح اجلاس میں زیر بحث آئے گا۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ اس اجلاس میں دونوں صوبوں کے سیکرٹری وزارت تعلیم دوسرے اعلیٰ افسر اور ماہرین تعلیم شریک ہوں گے قدرت اللہ شہاب مرکزی سیکرٹری تعلیم اجلاس کی صدارت کریں گے۔ دوسرے اہم امور کے علاوہ مرکزی ایجوکیشن سروس قائم کرنے کے سوال پر خاص طور سے غور کیا جائے گا۔ اس کا بہترین مقصد بہترین قابلیت کے مالک افراد کی توجہ محکمہ تعلیم کی طرف راغب کرنا ہے۔ دوسری اہم بحث کیسی پیپر کے سوال پر ہوگی۔

ملائشیا انڈونیشیا سے دوستی چاہتا ہے

کوالالمپور۔ ۲۲ اپریل۔ ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن نے کہا ہے کہ ان کا ملک انڈونیشیا سے دوستی کا خواہش مند ہے اور وہ ایسے اقدامات کرتا رہے گا جن کا مقصد ماضی کی تلخیوں کو بھلانا اور مستقبل میں بہترین قسم کے تعلقات پیدا کرنا ہے۔

۸۰

ٹنڈر نوٹس

محکمہ ہائی وے کے ان منظور شدہ ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کام کے لئے ٹنڈر مطلوب درکار ہیں جنہوں نے ۱۹۶۸ء کے لئے اپنا نام تجدید اندراج سے متعلق فیس حسب ضابطہ داخل کرا دی ہو۔

تمام ٹنڈر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۸ء کو گیارہ بجے دن دفتر مہتمم روڈ مینٹیننس ڈویژن راولپنڈی میں زیر دستخطی بذات خود ٹھیکیداران یا ان کے آئینی نمائندگان کی موجودگی میں جن کا بروقت حاضر رہنا ضروری ہے وصول کئے اور کھولے جائیں گے۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی ایک ٹنڈر یا تمام کو بلا کسی وجہ کے منسوخ کر دے۔

ٹھیکیداران کو متعلقہ فارم ۲۳ اپریل ۱۹۶۸ء تک جاری کر دیئے جائیں گے علاوہ ازیں دیگر شرائط غیر متبدل ہیں۔

نمبر شمار	کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱				
ا	شاہراہ خوشاب سکھیسر کو کشادہ اور اصلاح کرنا از میل ۷/۶ تا میل ۱۳	۱،۰۰،۰۰۰/- ایک لاکھ روپیہ	۲۰۰۰/- دو ہزار روپیہ	۹۰ دن
ب	ایضاً۔ از میل ۱۳ تا ۲۳	۲،۶۲،۰۰۰/- دو لاکھ باسٹھ ہزار روپیہ	۵۳۰۰/- پانچ ہزار تین سو روپیہ	۱۸۰ دن
ج	ایضاً۔ تعمیر شاہراہ بائی پاس بمقام کھرہ	۱۴۵۰۰۰/- ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ	۲۹۰۰/- دو ہزار نو سو روپیہ	۱۵۰ دن
د	ایضاً۔ تعمیر شاہراہ بائی پاس بمقام نوشہرہ شمول کام ڈرینج جو بائی پاس کے نالوں پر سے گزرتا ہے	۱۴۳۰۰۰/- ایک لاکھ تینتالیس ہزار روپیہ	۲۹۰۰/- دو ہزار نو سو روپیہ	۹۰ دن
ل	ایضاً۔ تعمیر شاہراہ بائی پاس بمقام سبراں شمول کام کراس ڈرینج CRASS DRAINAGE جو بائی پاس پر واقع نالوں پر سے گزرتا ہے۔	۱،۵۴۰۰۰/- ایک لاکھ چون ہزار روپیہ	۴۰۰۰/- چار ہزار روپیہ	۹۰ دن
م	ایضاً۔ تعمیر شاہراہ بائی پاس بمقام اچھالی شمول کام کراس ڈرینج جو شاہراہ بائی پاس پر واقع نالوں سے گزرتا ہے۔	۷۶۶۰۰/- چھہتر ہزار چھ سو روپیہ	۱۶۰۰/- ایک ہزار چھ سو روپیہ	۶۰ دن
ن	ایضاً۔ از میل ۳۴ تا میل ۵۰ (پچاس)	۲۳۳۰۰۰/- دو لاکھ تینتیس ہزار روپیہ	۴۷۰۰/- چار ہزار سات سو روپیہ	۱۸۰ دن
۲				
ا	مرمت سیلاب شدہ شاہراہ میانوالی مظفر گڑھ حصہ اول	۱۳۰۰۰۰/- ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ	۲۶۰۰/- دو ہزار چھ سو روپیہ	۹۰ دن
ب	ایضاً۔ مرمت سیلاب شدہ اور تباہ شدہ شاہراہ از میل ۲۶ تا ۲۱ حصہ دوم	۱۵۰۰۰۰/- ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ	۳۰۰۰/- تین ہزار روپیہ	۹۰ دن
۳	مرمت خصوصی شاہراہ مظفر گڑھ از میل ۷۹ تا میل ۹۰ میانوالی	۳۵۰۰۰۰/- تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ	۷۰۰۰/- سات ہزار روپیہ	۱۸۰ دن

دستخط
مہتمم روڈ مینٹیننس ڈویژن
میانوالی

INF(M) 509/68

فی زمانہ مسلمانوں کی ترقی دو امور کے ساتھ وابستہ ہے

اپنے اندر سچا ایمان پیدا کریں اور خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانہ میں بھی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت قائم کی جائے اور ان کے دلوں میں اس پر سچا ایمان پیدا کیا جائے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان اب بھی اللہ اللہ کہتے پھرتے ہیں مگر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ آج کل مسلمانوں کے نزدیک اللہ کے معنے صفر کے ہیں چنانچہ جب کسی شخص کے گھر میں کچھ نہیں رہتا تو وہ کہتا ہے کہ میرے گھر میں تو اللہ ہی اللہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرے گھر میں کچھ نہیں۔ گویا اللہ کے معنے ان کے نزدیک ایک صفر کے ہیں حالانکہ پہلے زمانہ میں جب مسلمان کہتے تھے کہ ہمارے پاس اللہ ہی اللہ ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے تھے کہ آسمان بھی ہمارے ساتھ ہے اور زمین بھی ہمارے ساتھ ہے پہاڑ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور دریا بھی ہمارے ساتھ ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ ہمارے مقابلہ میں ٹھہر سکے مگر آج کل یہ کیفیت ہے کہ بھیک مانگنے والے فقیر ہر جگہ یہ کہتے سنائی دیں گے کہ اللہ ہی اللہ۔ اللہ ہی اللہ۔ اور ان کا مطلب ہوتا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں خدا کے لئے ہمیں کچھ کھانے کے لئے دو۔ پس مسلمان اگر ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر سچا ایمان پیدا کریں۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ امریکہ اور روس نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بنا لئے ہیں۔ جن کی وجہ سے دنیا ان سے مرعوب ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں اور اپنے اندر سچا ایمان پیدا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی کوئی نہ کوئی توڑ پیدا فرما دے گا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ امریکہ یا روس ایٹم بم کا کوئی توڑ پیدا کر لیں گے مگر اب قرآن کریم پر غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ روس اور امریکہ اس کا توڑ پیدا نہیں کریں گے بلکہ آسمان سے ایسے شہاب ثاقب گریں گے جن سے ان کے تمام بم بیکار ہو کر رہ جائیں گے۔ اور وہ دنیا کی تباہی کے ارادوں میں ناکام رہیں گے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کریں اور اس سے سچا تعلق پیدا کریں اور اگر وہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیں تو ان کی تلواریں توپوں سے بھی زیادہ کام کریں گی اور ان کے تھوڑے سے روپے کروڑہا ڈالروں اور پونڈوں سے بھی زیادہ نتیجہ خیز ہوں گے کیونکہ مومن کے روپیہ میں اللہ تعالیٰ بڑی برکت پیدا فرما دیتا ہے۔

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کو ایک اشرفی دی اور فرمایا کہ میرے لئے قربانی کا ایک اچھا سا دنبہ خرید لاؤ۔ جب وہ واپس آیا تو اس نے آپ کی خدمت میں دنبہ بھی پیش کر دیا اور اشرفی بھی واپس دے دی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم اشرفی کیوں واپس کر رہے ہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں باہر دیہات میں نکل گیا تھا یہاں تو ایک اشرفی کا ایک ہی دنبہ آتا ہے مگر باہر گاؤں میں جا کر ایک اشرفی کے دو دنبے مل گئے جب واپس آیا تو میں نے شہر میں ایک دنبہ ایک اشرفی میں فروخت کر دیا۔ اب دنبہ بھی حاضر ہے اور اشرفی بھی آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کے روپیہ میں بڑی برکت پیدا فرما دیتا ہے اور اس کا تھوڑا سا روپیہ بھی اس کی ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔"

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۵۸ء)

دس بیرونی مجالس ارشاد باقاعدہ جلسے منعقد کریں

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی مجلس ارشاد کے پروگرام کے مطابق دس بڑی جماعتوں میں بھی اجلاس منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے بطور یاد دہانی عرض ہے کہ جماعت ہائے کراچی، ملتان، لاہور، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی لائل پور، سرگودھا، منٹگمری اور ڈھاکہ کے امراء و مربی صاحبان کا فرض ہے کہ باقاعدہ اجلاس منعقد کراتے رہیں اور مرکز میں رپورٹ بھی بھجواتے رہیں ... ...

اور مرکز میں ۲۷ اپریل کو علمی تقاریر کا جو جلسہ ہو رہا ہے اس میں تین عنوان مقرر ہیں:۔

۱۔ فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے کہ اس کو ہلاک کریں

(الہام تذکرہ ص ۲۳۵ طبع اوّل)

۲۔ تحریف بائیبل کی تاریخ

۳۔ ہمسایہ کے حقوق از روئے اسلام

ہر اجلاس کے انعقاد کے بعد رپورٹ بھجوانا بھی ضروری ہے۔

الفرقان کا فضیلت اسلام نمبر

عیسائیت اور اسلام کا جامع موازنہ

ماہنامہ الفرقان کا مئی کا شمارہ خاص نمبر ہے جو اسلام کی برتری اور فضیلت کے دلائل پر مشتمل ہوگا۔ اس میں خاص طور پر عیسائیت اور اسلام کا موازنہ پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اہل علم و اہل قلم بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مقالات بہت جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

اسرائیل نے جزوی طور پر اپنی فوجیں واپس بلانے پر آمادگی ظاہر کر دی

بعض علاقوں پر اقوام متحدہ کی نگرانی اور پرانے بیت المقدس کو بین الاقوامی شہر قرار دینے کا مطالبہ

نکوسیا ۲۳ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ایلچی ڈاکٹر جارنگ کے قریبی ذرائع کی اطلاع کے مطابق عربوں اور اسرائیل میں تصفیہ کی بنیاد تلاش کر لی گئی ہے اور اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ دونوں فریق صلح کی نئی تجاویز کو منظور کر لیں۔ ان ذرائع نے اشارۃً بتایا کہ اسرائیل اس بات پر رضامند ہو گیا ہے کہ وہ خلیج طیران بیت المقدس اور اسرائیل شمالی سرحد پر واقع ایک پہاڑی کے علاوہ باقی تمام مقبوضہ علاقوں سے اپنی فوجیں خود نکال لے گا۔ باقی علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کا انخلاء اس وقت عمل میں آئے گا۔ جب ان کے بارے میں کوئی بین الاقوامی سمجھوتہ طے پا جائے اور ہمیشہ کے لئے اسرائیلی سرحدیں محفوظ ہو جائیں۔

ان ذرائع نے بتایا کہ اسرائیل اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ شام اور اسرائیلی سرحد پر واقع متنازعہ پہاڑی اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دی جائے کیونکہ فوجی نقطۂ نگاہ سے یہ بہت اہم ہے۔ اور اس جگہ سے اسرائیل پر موثر حملہ کیا جا سکتا ہے وہ یروشلم کے اسرائیلی علاقہ میں یہودیوں سے ترجیحی سلوک بیت المقدس کو بین الاقوامی شہر قرار دینے اور خلیج تیران میں آزاد جہازرانی کے حق کا مطالبہ بھی کر رہا ہے ان ذرائع نے کہا کہ اسرائیل کے پچھلے سخت موقف کے مقابلہ میں اس کا موجودہ موقف نرم ہے اور اس کے نتیجہ میں بات چیت کی بنیاد مل گئی ہے اس کے علاوہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل عربوں سے براہ راست بات چیت کرنے کے اپنے موقف سے بھی دستبردار ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی غیر معمولی بات نہ ہوئی اور عربوں کا رویہ مثبت رہا اور انہوں نے اس بنیاد سے اتفاق کر لیا تو تصفیہ کا راستہ نکل آئے گا۔